سوال

میرا خاوند کوئی نماز ادا نہیں کرتا اور اسی پر قائم ہے ، میں نے بہت کوشش کی کہ وہ نماز ادا کرے اور اس پر ابھارتی بھی رہی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا ، اور پھر وہ میری بات بھی نہیں تسلیم کرتا تھا اس لیے میں ہم بستری سے رک گئی ہوں ۔ اب وہ کہنے لگا ہے کہ میرا ایسا کرنا صحیح نہیں میں نے ہم بستری سے رکنے کے لیے یہ عذر بنایا ہے ، تو کیا یہ صحیح ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور دورود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

الحمد للہ

مسلمان بہن کے علم میں ہونا چاہیے کہ جو شخص مکمل نمازوں کی ادائیگی نہیں کرتا اور وہ عدم ادائیگی پر مستمر ہے ، تو ایسا شخص صحابہ کرام اور اکثر اہل علم کے ہاں کافر شمار ہوتا ہے اس سے نکاح کرنا اور اس کا ذبیحہ کھانا بھی جائز نہیں ، تو اس طرح جب خاوند مطلقا بے نماز ہو تو بلا شبہ وہ بہت بڑے خطرہ میں ہے اور اس کے ساتھ باقی رہنا جائز نہیں ۔

اسے اس سے ڈرانا اور خوف دلانا ضروری اور واجب ہے اور صحیح یہی ہے کہ اس سے ہم بستری بھی نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس سے رکنا ہی صحیح ہے ، حتی کہ وہ نماز کی ادائیگی کرنا شروع کردے ، کیونکہ بے نماز کافر شمار ہوتا ہے ، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے :

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(بندے اور شرک وکفر کے مابین حد فاصل نماز ترک کرنا ہے) صحیح مسلم ۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے :

(ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان معاھدہ نماز کا معاھدہ ہے جس نے بھی نماز ترک کردی اس نے کفر کا ارتکاب کیا) ۔

عبد اللہ بن شقیق رحمہ اللہ تعالی بیان کرت ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام نماز کے علاوہ کسی بھی عمل کے ترک کرنے کو کفر شمار نہیں کرتے تھے ۔

تو اس لیے واجب اور ضروری ہے کہ خاوند کو اس فعل سے خوف دلایا جائے اگر وہ پھر بھی اس پر اصرار کرتا ہے تو اس وقت خاوند کے ساتھ باقی رہنا جائز نہیں اس لیے کہ آپ دین اسلام پر ہیں اور وہ دین اسلام پر نہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی مسلمانوں کو اللہ تعالی کے احکام کی بجاآوری اور اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے ، آپ کو چاہیے کہ خاوند کو وعظ ونصیحت کرتی رہیں اور اسے اللہ تعالی کا خوف دلائیں ہوسکتا ہے اللہ تعالی اسی میں خیر وبھلائی پیدا کردے ۔

واللہ اعلم

الشیخ محمد صالح المنجد